طلباء اور گونگوں کے متعلق وصیت :

آپ جہاں طلباء کے ساتھ ہمدردی فرماتے وہاں معاشرے کے پسماندہ اور معذور وبہرے گونگے لوگوں سے بھی شفقت فرماتے اور ان میں سے اکثر کا ماوی وملجاء آپ کا دولت خانہ ہی ہوا کرتا تھا۔ واقفان حال کا بیان ہے کہ ان معذوروں سے سلوک میں کوتاہی پر کبھی اہل خانہ کو ڈانٹتے بھی تھے یہاں تک آپ نے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی باقاعدہ وصیت فرمائی۔

ذاتی حلیہ واوصاف : آپ کا قد کاٹھ متناسب، بدن بھاری بھر کم، چہرہ بیضوی اور ٹھڈی پر مختصر داڑھی تھی۔ نہایت خوش اخلاق اور شگفتہ مزاج انسان تھے۔ مولانا عبدالباقی کے ارشاد کے مطابق مرحوم شکل وشباہت میں اپنے نواسے مولانا عارف عبدالحکیم (ایم اے مدینہ یونیورسٹی) سے مشابہ تھے۔

علالت اور وفات : آپ کے شاگرد رشید مولانا عبدالرشید ندوی وغیرہ کا کہنا ہے کہ آپ نے وفات سے ایک برس قبل فرمایا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دونوں عظیم ساتھیؓ ۶۳ برس کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ امید ہے کہ میں بھی عمر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاکر وفات پاؤں گا۔ اس طرح آپ ٹھیک ۶۳ برس کی عمر میں وفات پاگئے۔

راقم کہتا ہے کہ اس لحاظ سے آپ کا سن ولادت ۱۳۱۴ھ ہے۔ جبکہ الحاج خلیل الرحمن نے ۱۳۱۶ھ لکھا ہے۔ واللہ اعلم

آپ نے سنت نبوی کے مطابق تمام ضروری امور میں وصیت فرمائی۔ بابا عبدالملک صاحب کا بیان ہے کہ مرحوم نے حاجی خلیل الرحمن کو بطور خاص وصیت فرمائی کہ یوگو سے مفتی عبدالقادر کو دارالعلوم غواڑی بلائے۔

رحلت سے ایک ماہ قبل اپنے معتمد شاگرد ارشد حاجی خلیل الرحمن کو دارالعلوم کا ناظم مقرر کیا۔ اور وفات سے چار یوم قبل اراکین منتظمہ کو ان کے ساتھ مکمل تعاون وتائید کرنے کی وصیت فرمائی۔ اس کے علاوہ طلباء اور بے سہارا گونگوں کے متعلق وصیت کی۔ اس طرح مرحوم نے حفظ ماتقدم کے طور پر ادارہ کی تنظیم وتنسیق مکمل فرمائی اور ۲۰ برس نظامت اعلیٰ کے فرائض انجام دے کر یکم ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ بمطابق ۲۳ مئی ۱۹۵۸ء جمعرات کی شب آسمان علم وعمل کا یہ آفتاب غروب ہوا۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ وفات کی خبر جنگل کی آگ کی طرح آناً فاناً چہار سو پھیل گئی۔ اور کہرام مچ گیا۔

آپ کے خاندان کے ایک بزرگ بابا شیر خان کا بیان ہے کہ جب ہم آپ کو غسل دے کر فارغ ہوئے تو آپ کا چہرہ ایسا بارونق اور شگفتہ ہوا تھا گویا کھلا ہوا گلاب ہو، اور انداز ایسا تھا کہ کچھ بولنے والا ہو۔ آپ کی نماز جنازہ میں اہلحدیثوں